۲۰۲/۷۸۶

ترجمانِ شہادت

مرثیہ۔۔۔۳۰

درحالِ حضرت قاسمؑ ابنِ حسن علیہ السلام

مصنفہٗ

شاعرِ ملّت حضرت میر محمد باقر رضوی امانت خانیؒ

سالِ تصنیف۔ ۱۴۰۴ھ م ۱۹۸۴ء

تعداد بند۔۔(۱۳۵)

www.emarsiya.com

قاسمِ علیؑ ہیں رزق کے، رزّاق ہے خدا
صورت گر تجلیِ اِشراق ہے خدا
تصویرِ کائنات کا خلّاق ہے خدا
روحِ روانِ اَنفسُ و آفاق ہے خدا

دُنیا کو سب عنائتیں تسلیم ہوگئیں
اُس کے کرم سے نعمتیں تقسیم ہوگئیں

نرگس کو آنکھ، پھول کو زر، شاخ کو ثمر
بلبل کو راگ، گل کو ہنسی، چشم کو نظر
دل کو وِلا، جگر کو لہو، آہ کو اثر
عورت کو شرم، مرد کو دل، شیر کو جگر

شبنم سے پُر ۔ گلابِ چمن کو سُبو ملا
برگِ حنا کے قلب کو تازہ لہو ملا

سُنبل کو زلف، غنچے کو لب، باغ کو بہار
سورج کو نُور، شمع کو لَو، ارض کو مدار
موتی صدف کو، آب کو رَو، بحر کو بُخار
تاروں کو ضَو، قمر کو ضیا، کہکشاں کو ہار

افلاک کو عظیم بلندی عطا ہوی
مرہونِ بوترابؑ ۔ زمیں کی بقا ہوی

آدمؑ کو علم، عیسیٰؑ مریمؑ کو اِتقا
اور مصطفیٰ ؐ کو مرتبۂ ختمِ انبیاؐ
یوسفؑ کو حُسنِ خاص، سلیمانؑ کو ہوا
ذاتِ علیؑ کا دُر ۔ صدفِ کعبہ کو ملا

اُس نے کرم سے شانِ ولایت ولی کو دی
خود تو خدا رہا ۔ یہ خدائی علیؑ کو دی

بخشی فلک پہ بدر کی منزل ہلال کو
تسخیر دی قلوب کی، حُسن و جمال کو
مردانگی کے وصف کا جذبہ رِجال کو
لحنِ اذاں کا حُسن ۔ گلوئے بلالؓ کو

ایوبؑ کو بھی صبر کی طاقت عطا ہوی
رُتبہ بڑھا ۔ خلیلؑ کو خُلّت عطا ہوی

www.emarsiya.com

بوذرؓ کو قلب ، میثمِؓ تمار کو زباں | خُم کو علیؑ ۔ مدینے کو سردارِ مُرسلاں
کوثر کو ساقی ۔ خُلد کو سبطینؑ سے جواں | بنتِ اسدؑ کو دیدیا اپنا ہی خود مکاں

افلاک پر دماغ بھی گیتی کا چڑھ گیا
پیدا ہوئے علیؑ ۔ شرفِ کعبہ بڑھ گیا

مقدادؓ کو نصیب ہوی الفتِ علیؑ | بوذرؓ کو اُن کے ظرف کے قابل وِلا ملی
سلماںؓ کے دل کو فضل و کرم سے عطا ہوی | دسویں چراغِ کعبۂ ایماں کی روشنی

دلدادۂ وِلائے جنابِ امیرؑ تھے
سلمانؓ ۔ اس کی وجہہ سے روشن ضمیر تھے

میثمؓ نے پائی قوتِ مداحئ ولی | اس مدح سے چٹکتی رہی قلب کی کلی
آواز اُن کی وقتِ ثنا تھی بہت بھلی | دن رات تھا وظیفۂ میثمؓ ۔ علیؑ علیؑ

سُولی چڑھے تو شان ۔ عبادت کی بڑھ گئی
مدحِ علیؑ زبان پہ کچھ اور چڑھ گئی

دُنیا پہ جب وِلائے علیؑ پیش کی گئی | تقدیم کی جنھوں نے تو عزت بہت بڑھی
مرجاں کی سُرخروئی اسی وجہہ سے ہوی | حُبِ علیؑ سے شکلِ عقیقِ یمن بنی

قطرہ گہر ہوا تو ۔ صدف کا شرف بنا
پتھر اسی کی وجہہ سے دُرِ نجف بنا

افضالِ کبریا ۔ کرمِ بوترابؑ ہے | حیدرؑ ہی کا عتاب ، خدا کا عتاب ہے
ہر حال میں مُحبِ علیؑ کامیاب ہے | بے شک عَدوئے آلؑ کی مٹّی خراب ہے

اُس کا ہزار شُکر ۔ کہ نعمت ہمیں ملی
قسمت ہماری ۔ فاضلِ طینت ہمیں ملی

www.emarsiya.com

بخشی دلِ حبیبؑ کو ۔ حُبِ شہؑ ہُدا
مُسلمؑ کو جاں نثاری کا جذبہ عطا ہوا
دکھلا دیا زُہیرؑ کو جنت کا راستا
حُرِؑ جری کو بسترِ توفیق دیدیا

چونکا دیا ' وِلائے شہِؑ خوشخصال نے
کروٹ اسی پہ بدلی ہے حُرؑ کے خیال نے

حیدرؑ کو وہ ملا کہ نہیں جسکی انتہا
جب وسعتِ علوم کا دروازہ وا ہوا
علمِ نبیؐ کا باب بنے شاہؑ لافتیٰ
قرآن سارا نقطۂ با میں سمٹ گیا

جوہر۔ کمالِ نفس کے حق کے ولی میں تھے
ہر خشک و تر ۔ احاطۂ علمِ علیؑ میں تھے

قاسمؑ کو مرتضیٰؑ کی شجاعت عطا ہوی
اکبرؑ کو شکلِ مصطفےٰؐ ۔ عباسؑ کو وفا
شبیرؑ کو شہادتِ عظمیٰ کا مرتبا
زینبؑ کو حفظِ مقصدِ سرورؑ کا حوصلا

سجادۂ نماز کی وقعت بنا دیا
عابدؑ کو عابدین کی زینت بنا دیا

جاری رہا جہان میں تقسیم کا عمل
یعنی زکوات بن گئی افلاس کا بَدَل
غُربت کا مسئلہ کیا اسلام ہی نے حَل
جس سے معاشرے میں نہ کچھ پڑ سکا خلل

شرعِ نبیؑ کے حکم کی تفہیم ہوگئی
دولت ۔ بہ رُوئے ضابطہ ۔ تقسیم ہوگئی

اک دن حسنؑ حسینؑ رقم کرکے لوح پر
دونوں خطوں میں کسکا ہے خط کہئے خوب تر
زہراؑ سے بولے خط کو دکھا کر وہ خوش سیر
زہراؑ نے اپنا ہار گلے سے نکال کر

مالے کو توڑا ۔ بولیں کہ خط بے عیوب ہے
موتی زیادہ چُن لے جو خط اُسکا خوب ہے

www.emarsiya.com

چُننے لگے یہ سُن کے گُہر ۔ دونوں گلبدن
دونوں کو دانے لینے کی اُس وقت تھی لگن
بس ایک موتی رہ گیا باقی جو ضو فگن
دوڑے حسینؑ لینے کو ۔ اور ساتھ ہی حسنؑ

دونوں کا خط مساوی ہے تفہیم کردیا
موتی کو جبریل نے تقسیم کردیا

پیدا رسولؐ ہوتے ہیں صُلبِ طُہور سے
آئے ہیں یہ مشیّتِ ربِ غفور سے
روشن ہوا جہان ۔ انہی کے ظہور سے
ظاہر ہوئے نبیؐ و علیؑ ایک نُور سے

اَصلابِ طاہرہ میں رہا بن کے نیک نُور
تقسیم ہوکے دو ہوا ۔ پہلے تھا ایک نُور

تھی کربلا کے واسطے خلقت حسینؑ کی
باقی انہی سے آج ہے دینِ محمدیؐ
ابنِ حسنؑ کی دہر میں تخلیق جب ہوی
قرطاسِ صلح باپ نے ۔ بیٹے نے تیغ لی

تاریخ ۔حرب وضرب کی حیراں ہے ۔دنگ ہے
کیا بے پناہ دہر میں قاسمؑ کی جنگ ہے

قاسمؑ ہے نام ۔ سالکِ راہِ صواب کا
قاسمؑ ہے نام ۔ باغِ حسنؑ کے گلاب کا
قاسمؑ ہے نام ۔ عزمِ دلِ بوترابؑ کا
قاسمؑ ہے نام ۔ حسرتِ عہدِ شباب کا

قاسمؑ تو اک شہیدِ تمنا کا نام ہے
زخموں کے گلؔ کھلے ہوئے دولھا کا نام ہے

قاسمؑ ہے نام ۔ مادرِ بیکس کے داغ کا
قاسمؑ ہے نام ۔ دل کی تمنا کے باغ کا
قاسمؑ ہے نام ۔ صلحِ حسنؑ کے دماغ کا
قاسمؑ ہے نام ۔ قبرِ حسنؑ کے چراغ کا

بیعت نہ مانگتے جو شہِؑ مشرقین سے
تھا اتصال ۔ صلحِ حسنؑ کا حسینؑ سے

www.emarsiya.com

قاسمؑ ہے جاں نثارِ امامِ زمنؑ کا نام
قاسمؑ ہے عزم و ہمتِ خیبر شکن کا نام
قاسم ع ہے باغِ حلم کے غنچہ دہن کا نام
قاسمؑ ہے تیغِ صلحِ امامِ حسنؑ کا نام

قاسمؑ ہے نام ۔ ضربتِ حیدرؑ کے ڈھنگ کا
قاسمؑ ہے نام ۔ باپ کے ارمانِ جنگ کا

اسلام کا وقار ہے قاسمؑ کی شکل میں
ارمان کی بہار ہے قاسمؑ کی شکل میں
قلبِ وفا شعار ہے قاسمؑ کی شکل میں
حیدرؑ کی ذوالفقار ہے قاسمؑ کی شکل میں

عزمِ علیؑ کا ڈھنگ ہے قاسمؑ کی شکل میں
رن میں حسنؑ کی جنگ ہے قاسمؑ کی شکل میں

تشکیلِ ماہتاب ہے قاسمؑ کی شکل میں
نصرت کا آفتاب ہے قاسمؑ کی شکل میں
تصویرِ بوترابؑ ہے قاسمؑ کی شکل میں
آتا ہوا شباب ہے قاسمؑ کی شکل میں

قاسم ع ۔ دلِ حسنؑ کا مُجسم پیام ہے
قاسم ع ۔ اک انتظارِ تمنا کا نام ہے

جسکی نبرد کا ہوا افواج پر اثر
حیدرؑ کی ضرب کا ہے گماں جس کے وار پر
جس نے حسنؑ کی جنگ کے دکھلا دئے ہُنر
ازرق پہ فتح یابی کا سہرا ہے جس کے سر

دولھا کی شان گھوڑے پہ ۔ جسکے جلوس کی
خوشبو ہے جسکے جسم میں عطرِ عَروس کی

رُخ سے عیاں ہے صنعتِ خلّاقِ لایزال
چہرہ علیؑ کی طرح سے پُر رُعب و پُر جلال
ابرو خمیدہ صورتِ قوسین ۔ بے مثال
خوش رُو و خوش مقال وخوش انجام وخوش جمال

کیا حُسن کی بہار ہے باغِ رسولؐ میں
کتنے حسَین رنگ ہیں اس ایک پھول میں

www.emarsiya.com

تیور سے اس کے صاف عیاں ہے غضنفری
ورثے میں اس کے آئی علیؑ کی دلاوری
تنہا دھنسے جو فوج میں ایسا ہے وہ جری
عباسؑ نے سکھائی جسے ضربِ حیدری

جو ماہرِ جدال ہے ۔ شیرِ نبرد ہے
فردِ فرید بزم ہے ۔ میداں کا مرد ہے

لشکر کے دَل میں جو ہے دلاور کی شکل میں
جو بزم میں ہے خُلقِ پیمبرؐ کی شکل میں
چلتا ہے راہِ صلح پہ شبرؑ کی شکل میں
اور رزم میں ہے حیدرِؑ صفدر کی شکل میں

بازو پہ جس کے نادِ علیؑ ہے لکھا ہوا
تاریخ میں ہے فاتحِ ازرق بنا ہوا

وہ پھول ۔ جس میں قلبِ علمدارؑ کی نَسیں
وہ ہمتیں ۔ جو تیغ کو میدان میں کسَیں
وہ دل کا باغ ۔ جس میں گُلِ آرزو بسَیں
پیاسا تھا تین روز کا بھیگی نہ تھیں مسَیں

وہ دبدبہ ۔ علیؑ کی نشانی کہیں جسے
وہ سِن ۔ کہ انتظارِ جوانی کہیں جسے

وہ بچہّ جو وَغا میں جواں کی مثال ہے
وہ چاند ۔ اپنے حُسن میں جسکو کمال ہے
وہ شیر ۔ حق کے شیر کا جس میں جلال ہے
وہ لال ۔ سبز پوش کا جو نونہال ہے

ہر زخم ۔ مثلِ گل ہے بدن پر کھِلا ہوا
جو آج ہے خیال میں دولھا بنا ہوا

ایسا وہ پھول ۔ جسکی رہی حشر تک مہک
وہ یکہّ تاز ۔ جسکی ہے تلوار کی چمک
وہ شہسوار ۔ جنگ میں جس کو نہیں جھجک
ہوکر شہید دہر میں زندہ ہے آج تک

پامال ہونے پر بھی جہاں سے مٹا نہیں
ہے وہ چراغِ قبرِ حسنؑ جو بجھا نہیں

www.emarsiya.com

چہرہ تھا جس کا چرخِ تمنا کا آفتاب
حرماں نظر سے دیکھتا ہے جسکا مُنہ شباب
حملہ ہر ایک جسکا ہے میداں میں کامیاب
جو رن میں اپنی جنگ سے لاتا ہے انقلاب
تھی آمدِ علیؑ کی دہمک جسکے پاؤں میں
بے تاب تھی عَروسِ وَغا جسکی چھاؤں میں

میدانِ جنگ میں جسے ہوتی نہ تھی جھجک
رکھتا تھا گلبدن یہ گلِ خُلق کی مہک
شرمائے ماہتاب ۔ وہ چہرے کی تھی چمک
باتوں میں تو مٹھاس تھی اور حُسن میں نمک
بے لطف ہوگیا تھا تلطُف کا حُسن بھی
پھیکا تھا جس کے سامنے یوسفؑ کا حُسن بھی

قاسمؑ ہے شانِ خَلق ، خدائے قدیر کی
قاسمؑ کا قلب ۔ شکل ہے روشن ضمیر کی
گفتار ۔ بے نظیر ہے اُس بے نظیر کی
تصویر ۔ بولتی ہے جنابِ امیرؑ کی
قاسمؑ نہیں ہے پاس شہِؑ مشرقین کے
طفلئ بوترابؑ ہے گھر میں حسینؑ کے

قاسمؑ وہ ۔ جس کا حُسن میں کوئی نہ تھا بدَل
قاسمؑ وہ ۔ جس کا عزم تھا میدان میں اَٹل
قاسمؑ وہ ۔ جسکی جنگ تھی عباسؑ کی جَدَل
جس کی نظر میں شہد سے شیریں بنی اَجل
حُسنِ حسنؑ سے جو اثرِ نور بن گیا
حیدرؑ جو دوسرا شبِ عاشور بن گیا

دن جب نویں کا مضطرب الحال کٹ چُکا
چھایا اندھیرا آگیا ہنگام شام کا
بسترِ شفق کا مہر کی خاطر جونہی بچھا
سونے کا رنگ بن کے وہ سونے چلا گیا
رُخ سے نقاب اپنی اُٹھا دیگا صبح کو
آنسو بہاتے کانپتے نکلے گا صبح کو

www.emarsiya.com

پنہاں ہوا تھا گوشۂ مغرب میں آفتاب
مشغول تھے نماز میں فرزندِ بوترابؑ
بعدِ نماز ۔ راہروِ جادۂ صواب
پڑھنے لگے شہادتِ مخصوص کا نصاب
انصارِ شاہؑ ۔ جمع تھے ۔ دل باغ باغ تھے
مقصد کی لَو تھی ایک ۔ بہتر چراغ تھے

اللہ ہی کا ذکر تھا اللہ ہی کی بات
محشر سے بات کرتی تھی شبیرؑ کی حیات
تسبیح میں تھے محو ۔ بنِ فخرِ کائنات
یہ زندگی میں آخری اعمال کی تھی رات
خیرالعمل کی شکل میں تھا بدرِ کربلا
عاشور کی تھی رات ۔ شبِ قدرِ کربلا

انصار کے وہ پیشِ نظر جادۂ صواب
وہ عقل کا ضمیر سے بھر پور اکتساب
افضالِ کبریا سے وی قسمت کا انقلاب
وہ حُرؑ کی فکر ۔ جاگتی توفیق کا وہ خواب
دل کی اُمنگیں ۔ پردہ اُٹھانے پہ تُل گئیں
سویا کچھ ایسے عزم سے آنکھیں ہی کھُل گئیں

وہ قافلہ حسینؑ کا توفیق یافتہ
حُرؑ کی نظر میں خُلد کا اک گام ۔ فاصلہ
عباسؑ کا وہ دل ۔ وہ شجاعت کا حوصلہ
قاسمؑ کی وہ زباں ۔ وہ شہادت کا ذائقہ
شبرؑ کا لال ۔ شیر دل و حق شناس ہے
اُس کو تو موت میں بھی عَسل کی مٹھاس ہے

عاشور کی سحر ہے بڑے امتحاں کا وقت
یہ گلشنِ نبیؐ پہ ہے گویا خزاں کا وقت
یہ وقت ہے عبادتِ ربِ جہاں کا وقت
اکبرؑ کی شکل میں نظر آیا اذاں کا وقت
اکبرؑ کی اب اذان ہے ۔ وقتِ نشُور ہے
یہ کربلا کے حشر کی آوازِ صُور ہے

www.emarsiya.com

پھُوٹی ہے آسمان پہ وقتِ سحر جو پَو
تہلیل کی صدائیں ہیں تقدیس کی ہے رَو
گُل ہوتے ہیں چراغِ سحر ۔ ہے فلک پہ ضَو
شمعِ حرم کی سمت لگی ہے دلوں کی لَو

آثار ہیں عجیب خدا سے نیاز کے
کعبے کا طوف کرتے ہیں جذبے نماز کے

انصار میں حفاظتِ اسلام کا شعور
ہر دل میں شوقِ طاعتِ غفّار کا وفور
چہروں سے ہے تجلئ انوار کا ظُہور
ہمشکلِ مصطفےٰ ؐ کی صدا ۔ وہ سحر کا نور

تصویر ہی میں دیکھ لے شانِ رسول ؐ کو
روحِ بلال ؓ ۔ سُن لے اذانِ رسول ؐ کو

غازی اُٹھے نماز کے پڑھنے کے واسطے
دیکھا رُخِ حبیب ؑ ۔ جوانی نے غور سے
پیدا ہوئے قلوب میں نصرت کے ولولے
حُر ؑ نے جو رات کاٹ دی دن اُسکے پھر گئے

مشرق پہ شکلِ حُر ؑ میں اُبھر آیا آفتاب
توفیق کے فلک کا نظر آیا آفتاب

وہ دل نشیں اذاں وہ سحر اور وہ فضا
ایسی ہَوا کہ جو علی اکبر ؑ کی ہے صدا
ایسی فضا کہ جس میں ہے تقدیس کی ہَوا
ایسی صدا کہ جس میں ہے تاثیرِ مصطفےٰ ؐ

تاثیر وہ ۔ کہ سوتے کو جس نے جگا دیا
تقدیرِ حُر ؑ کو جس کے کرم نے بنا دیا

انصار کے ہے پیشِ نظر جادۂ صواب
اب تک ہوا نہ ہوگا کبھی ایسا انتخاب
نصرت کا آگیا ہے ضعیفوں پہ بھی شباب
مقصد کا بُرج ایک ۔ بہتر ہیں آفتاب

سبطِ نبی ؐ کے یہ ہیں فدائی بنے ہوئے
مقصد میں اپنے سَب ہیں اکائی بنے ہوئے

www.emarsiya.com

القصہ تیر آنے لگے جنگ چھڑ گئی
کرنے لگے مقابلہ اعدا سے سب جری
میدان خوں سے بھر گیا تلوار یوں چلی
محشر سے پہلے ایک قیامت بپا ہوی

شہؑ کے معین و یاور و غمخوار چل بسے
جوہر دکھا کے جنگ کے انصار چل بسے

زینبؑ کے بھی پسر جو ہوئے راہیٔ جناں
آیا حسنؑ کا لال ۔ حضورِ شہِؑ زماں
کی عرض ۔ اذن دیجے کہ قُربان کردوں جاں
بولے یہ شاہؑ ۔ بھائی حسنؑ کے ہوتم نشاں

تصویر ۔ بولتی ہو ۔ برادر کے رنگ کی
کیونکر میں دوں رِضا تمہیں میدانِ جنگ کی

قاسمؑ نے کی یہ عرض کہ اے سرورِؑ انام
تعویذ کی ہے شکل میں بابا کا یہ پیام
بھائی کے خط کو دیکھ کے رونے لگے امامؑ
فرمایا جاؤ ۔ اب تو ہے مجبور ۔ تشنہ کام

قاسمؑ ۔ بہارِ گلشنِ ارماں بتاتے جاؤ
جاتے ہو گر تو ماں کو بھی صورت دکھاتے جاؤ

آیا جو ماں کے رُوبرو۔ شبرؑ کا نونہا ل
ہاتھوں کو جوڑتے ہوئے کرتا تھا یوں مقال
واقف خود آپ خوب ہیں عمو کا جو ہے حال
سر میرا ہوگیا ہے مرے جسم پر وبال

میں کام آؤں اب یہ دُعا مجھکو دیجیے
امّاں ۔بس اب تو اذنِ وَغا مجھکو دیجیے

رخصت ۔ حواس ۔ مادرِ بیکس کے ہوگئے
دیکھا پسر کے چہرے کو دل اپنا تھام کے
مُنہ سے کہا سدھارو ۔ پر آنسو نکل پڑے
قاسمؑ ۔ وداع ہوکے جو نکلے خیام سے

چہرے کا رنگ ۔ فرطِ الم سے بدل گیا
قاسمؑ کے ساتھ ماں کا کلیجہ نکل گیا

www.emarsiya.com

بوسے شبیہِ مصطفٰیؐ لیتے تھے بار بار | یا۔ لے رہے تھے مُرسلِ اعظم جبیں کے پیار
عباسؑ نے بٹھایا فرس پر بصد وقار | گویا علیؑ نے پوتے کو اپنے کیا سوار

شبرؑ کا لال شکلِ علمدارؑ ہوگیا
تیور بدل کے حیدرِ کرّارؑ ہوگیا

بیٹھا علیؑ کی طرح سے گھوڑے پہ شیرِ نر | حیدرؑ کا ہے جلال شکن ہے جبین پر
روحِ حسنؑ ہے شکل میں قاسمؑ کی جلوہ گر | نوشاہ ہے نگاہ میں مادر کی خوش سیر

چہرہ حسیَن ۔ گیسوؤں میں بل پڑے ہوئے
تارِ شعاعِ مہر ہیں سہرا بنے ہوئے

سر پر ہے ایک سبز عمامہ بندھا ہوا | چہرے پہ ہے نقاب کا پردا پڑا ہوا
نعلین کا جری کی ہے تُکمہ کُھلا ہوا | کُرتا ہی خود ہے جسم میں جوشن بنا ہوا

شمشیرِ آبدار ہے اس کی رکاب میں
صلحِ حسنؑ کی تیغ کا پانی ہے آب میں

گفتار کہہ رہی ہے حسنؑ کی مقال ہوں | چہرے کا ہے بیان ۔ کہ بدرِ کمال ہوں
ہے حُسن کا یہ قول ۔ کہ یوسفؑ جمال ہوں | کہتا ہے رُعب ۔ شیرِ خدا کا جلال ہوں

ہے لال ۔ سبز پوش کا طفلی کے حال میں
سبزہ ابھی اُگا نہیں باغِ جمال میں

جلوہ فروزِ اسپ ہے یہ غیرتِ قمر | تیور میں ہے شجاعتِ عباسؑ کا اثر
ہے رُخ پہ نور ۔ زلفیں لٹکتی ہیں دوش پر | دن اور رات ایک جگہ آگئے نظر

تلوار میں خمی بھی ہے اور اُسمیں گس بھی ہے
شبرؑ کے نونہال کا اَبلق فرس بھی ہے

www.emarsiya.com

چہرے سے اس کے رُعبِ علیؑ آشکار ہے
ضربِ علیؑ کے ڈھنگ کا اس کا بھی وار ہے
حیدرؑ کی طرح رزم میں یہ شہسوار ہے
مرکب کا اس کے نام بھی دُلدُل شعار ہے

جس کا ہَوا ہے نام ۔ جو سُرعت میں فرد ہے
اس کے ہی اسپِ تیز کی ٹاپوں کی گرد ہے

آیا قریبِ فوج جو شبرؑ کا یہ پسر
حیدرؑ کی آن بان سے کی فوج پر نظر
مانا کہ خُرد سال ابھی ہے یہ خوش سیر
حیدرؑ نظر کا رُعب ہے ۔ چھایا جو فوج پر

لہجے میں مرتضیٰؑ کے ہوا لب کُشا یہ شیر
میداں میں اس طرح سے رَجز خواں ہوا یہ شیر

اے شامیو ۔ میں چرخِ شجاعت کا ہوں قمر
دادا کا اپنے قلب ہوں حمزہؑ کا ہوں جگر
چھوٹے چچا سے جنگ کے حاصل کئے ہُنر
میں بیشۂ علیؑ کا ہوں کم عُمر شیرِ نر

قاسمؑ ہے میرا نام ۔ علیؑ کا جلال ہوں
کہتے ہیں جس کو سبز قبا ۔ اُسکا لال ہوں

بابا ہیں میرے صلح کے میداں کے شہسوار
وہ صلح کی کہ جس سے رہا دین پائیدار
عمو نے حفظِ شرع کی خاطر ۔ بہ افتخار
بیعت ہی کے سوال پہ کھینچی ہے ذوالفقار

موقوف صلح و جنگ ۔ امامِ اُمم پہ ہے
قدرت مجھے بھی عرصۂ سیف وقلم پہ ہے

تا حشر دیں رہے گا ہماری امان میں
خیر اُلعمل کی جاں ہے ہماری اذان میں
مانا کہ ہم رہیں گے نہ ظاہر زمان میں
لاشیں ہماری زندہ رہیں گی جہان میں

کشتیٔ دینِ حق کو ڈبو سکتا ہی نہیں
مقصد ہمارا ذبح تو ہوسکتا ہی نہیں

www.emarsiya.com

دیں کی بقا ہے معرکۂ شاہؑ نامدار
ہے دستِ شاہؑ میں نظریئے کی ذوالفقار
دراصل ہے یہ حفظِ مقاصد کی کارزار
منصُوبۂ یزید پہ اس سے کریں گے وار

نقشہ بگاڑ دیں گے یہ شامی حصار کا
کاٹیں گے اس سے حلق ۔ یزیدی شعار کا

دل میں مرے ظہورِ شجاعت کی ہے اُمنگ
ویسے ہی رن میں میری لڑائی کے ہونگے رنگ
صفیّن میں تھے جیسے ہی میرے پدر کے ڈھنگ
کرتا ہوں میں پدر کی نیابت میں آج جنگ

جو اقتضائے وقت ہے اُس کا پیام ہوں
میں اب نیامِ صلح کی عریاں حُسام ہوں

والا حَسَب ہوں ۔ ارفع و اعلیٰ نَسَب مرا
نانا حقیقی ہیں مرے بابا کے مصطفےؐ
اصلابِ طاہرہ سے ملا میرا سلسلا
مولائے دوجہاں مرے دادا ہیں مرتضیٰؑ

حُجت وہ ہیں خدا کی ۔ جہاں کے امامؑ ہیں
میرے چچا حسین علیہ السلام ہیں

تازہ حیات ۔ دیں کو کرینگے عطا ۔ حسینؑ
تا حشر ۔ اہلِ دل کی صدا ہوگی ۔ یا حسینؑ
اے کور چشمو ۔ ہیں رُخِ نُورِ خدا ۔ حسینؑ
چھڑکیں گے اپنے خون سے آبِ بقا ۔ حسینؑ

جب تک ہے کائنات ۔ بقا ہے حسینؑ کی
آواز ۔ زندگی کی ۔ صدا ہے حسینؑ کی

ہے مرتضیٰؑ کا رنگ ۔ مری کارزار کا
رشتہ ہے میرے وار سے حیدرؑ کے وار کا
رکھتا ہوں دل میں حوصلہ دُلدُل سوار کا
تم کو مزا چکھاؤں گا اب ذوالفقار کا

سینے میں میرے دل وہ ہے جو ہے دلیر کا
تم کیا سمجھتے ہو مجھے ۔ پوتا ہوں شیر کا

www.emarsiya.com

لڑنے کے واسطے نہیں ہے اب مجھے دِرنگ
تیور مرے ہیں تیغ ۔ نظر میری ہے خَدنگ
کردونگا سورماؤں کو میں اپنے فن سے دنگ
گھر میں سپر ہے صلح کی ۔ رن میں ہے تیغِ جنگ

رنگِ حسنؑ حسینؑ ہے ہر ایک بات میں
بابا کے اور چچا کے ہیں اوصاف ۔ ذات میں

حائل عدو ۔ فرات پہ سرورؑ کے جب ہوئے
میرے چچا کے ہوگئے پُر جوش ولولے
شمشیر رکھ لی میان میں ۔ حکمِ امامؑ سے
دریا کو چھوڑتے ہوئے غصّے کو پی گئے

جب اٹھ گئے خیام ۔ کنارے سے نہر کے
ابنِ حسنؑ ہوں ۔ پی گیا میں گھونٹ ۔ زہر کے

تعمیرِ دیں کا کرتے ہیں آغاز شاہِؑ دیں
سَر کو کٹا کے ہونگے سرافراز شاہِؑ دیں
ہوجائینگے شہیدوں میں ممتاز شاہِؑ دیں
آوازِ دیں پہ دیتے ہیں آواز شاہِؑ دیں

تاحشر ۔ اب عمل ہے شہِؑ مشرقین کا
عزت کی زندگی پہ ہے قبضہ حسینؑ کا

محسوس ۔ انقلاب کیا جب نگاہ نے
دل بے قرار کردیا ایماں کی چاہ نے
دیکھا جو حال دیں کا شریعت پناہ نے
احرام باندھا حجِ شہادت کا شاہؑ نے

سرورؑ کرینگے دین کے اکرام کا طواف
سر کو کٹا کے کعبۂ اسلام کا طواف

یہ ہے قِتال ۔ خلقِ حسنؑ سے غرور کا
ہے معرکہ یہ زُہد سے فسق و فجور کا
یہ سامنا شعور سے ہے بے شعور کا
در اصل ہے مقابلہ ظلمت سے نُور کا

اے شامیو ۔ یہ کعبۂ ایماں سے جنگ ہے
اے مُرتدو ۔ یہ بولتے قرآں سے جنگ ہے

آئے ہیں حفظِ دیں کے لئے شاہؑ بحر و بر
انجامِ کار ۔ اور تقاضائے وقت پر

ہوتا ہے جو امامؑ تو رکھتا ہے وہ نظر
بیعت طلب جو کرتے پدر سے مرے اگر

وہ رن میں آتے بن کے شہِؑ مشرقین ہی
ایسے ہی وقت ہوتے حسنؑ بھی حسینؑ ہی

باطل پہ تم ہو ۔ جادۂ حق پر حسینؑ ہیں
وجہِ حیاتِ شرعِ پیمبرؐ ۔ حسینؑ ہیں

ایماں کی تیغ ۔ دین ہے ۔ جوہر حسینؑ ہیں
عرفان اک صدف ہے تو گوہر حسینؑ ہیں

افسوس ۔ مالا جَپتے ہو ۔ فاسق پلید کا
مُسلم ہو کیسے ۔ پڑھتے ہو کلمہ یزید کا

سُفیاں کی جاں وہ ۔ جانِ رسولِؐ خدا حسینؑ
ناحق کی وہ پکار ہے ۔ حق کی صدا حسینؑ

وہ دل معاویہ کا ۔ دلِ مرتضیٰؑ حسینؑ
قبلہ شکن یزید ہے ۔ قبلہ نُما حسینؑ

رہزن یزید ۔ خلد کے راہی حسینؑ ہیں
شعلہ یزید ۔ نورِ الٰہی حسینؑ ہیں

دستِ نحس میں رکھتا ہے صہبا کا وہ ایاغ
پوشیدہ اُس کے سَر میں ہے مروان کا دماغ

سُفیان کے ہے گھر کا بھڑکتا ہوا چراغ
قرآں نظر میں کھیل ہے ۔ جنت ہے سبز باغ

فاجر ہے ۔ بد قِماش ہے ۔ بے دیں ۔ پلید ہے
ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں ۔ فاسق یزید ہے

وہ نسل کا رزیل ۔ علیؑ کے خلف یہ ہیں
ذلّت پہ فخر اُس کو ہے ۔ فخرِ شرف یہ ہیں

باطل کا وہ حلیف ہے ۔ حق کی طرف یہ ہیں
وہ ذرّۂ حقیر ہے ۔ دُرِ نجف یہ ہیں

وہ بولتا ہے کفر ۔ یہ ایماں ہیں بولتے
بدعت کی وہ کتاب یہ قرآں ہیں بولتے

www.emarsiya.com

تم میں ہیں جتنے لوگ ۔ وہ ہیں سب کے سب شقی
سردار ۔ فوج کا ہے ۔ بنِ سعد ۔ دوزخی
معذورِ عقل و ہوش ہیں جتنے ہیں لشکری
اُنگلی پہ ناچتا ہے وہ ابنِ زیاد کی

پچھتائے گا بہت شہِؑ ذیشاں کو مار کے
کرتا رہے گا رقص ۔ وہ شعلوں میں نار کے

اُس کا وجود ۔ دامنِ کردار پر ہے داغ
کیا اُس کا طُوطی بولے گا ۔ وہ خود ہے ایک زاغ
سردارِ فوجِ شُوم ہوا ۔ چڑھ گیا دماغ
وہ جان لے کہ رئے کی حکومت ہے سبز باغ

کیا ساتھ لے کے جائیگا عُقبا کے واسطے
دیں بیچتا ہے ۔ گلشنِ دُنیا کے واسطے

زخموں کے گل تنوں پہ تمہارے کِھلاؤنگا
دریا میں ایک خون کا دریا مِلاؤنگا
حملوں سے اپنے رن کی زمیں کو ہِلاؤنگا
اس تشنگی میں تیغ کا پانی پِلاؤنگا

بجلی گرے گی تیغ کی ۔ لشکر پہ کوند کے
زیں سے گرونگا لاشئہ باطل کو روند کے

گردِ غرور و فکر کو فقروں سے جھاڑ دوں
پتھر کو موم جان کے نیزے کو گاڑ دوں
بیعت کے ہر سوال کے دامن کو پھاڑ دوں
بگڑوں علیؑ کی طرح تو چہرے بگاڑ دوں

آئے گا سامنے جو مرے ۔ جاں کھپائیگا
سَر جو اُٹھائیگا تو وہیں مُنہ کی کھائیگا

شاگرد میں ہوں اُنکا ۔ ہے عباسؑ جن کا نام
ان میں ادا ۔ امام کی ہے ۔ گو نہیں امام
ہمشکلِ ذوالفقارِ علیؑ جن کی ہے حُسام
یہ اُف کریں اگر تو ہو فی النّار فوجِ شام

محشر بپا یہ کرتے ہیں اپنی حُسام سے
سارے شجاع ۔ کان پکڑتے ہیں نام سے

www.emarsiya.com

رائت اِنہیں دیا ہے شہِؑ نامدار نے
طاقت غضب کی دی اِنہیں پروردگار نے
حیراں کیا ہے ان کی وفا کے شعار نے
یہ آستیں چڑھاتے ہیں سَر کو اُتار کے

دادا کی شان ہی کے علمدار ہیں چچا
بس یہ سمجھ لو حیدرِؑ کرّار ہیں چچا

سُن لو ابھی گذشتہ ہی شب کا ہے ماجرا
عمو یہ بولے ساتھ نہ چھوڑوں گا بھائی کا
چھوٹے چچا کی لیکے اماں شمر آیا تھا
ناخن سے گوشت ہو نہیں سکتا کبھی جُدا

واپس کیا چچا نے اُسے خوب جھاڑ کر
پھینکا شقی کے مُنہ پہ اماں نامہ پھاڑ کر

اُن کا اٹل ہے عزم ۔ ارادہ ہے بے نظیر
خوشخو ۔ حیا سرشت ۔ وفادار ۔ دستگیر
کہتے ہیں جو بھی بات وہ پتھر کی ہے لکیر
جسمِ حسینؑ کے لئے ہیں جوشنِ کبیر

زہراؑ نے دیدیا ہے اِنہیں دل کے چین کو
عباسؑ کے حوالے کیا ہے حسینؑ کو

جب کہہ چکا رَجز ۔ بنِ شبرؑ خُجستہ کام
پہلا پسر تھا ازرقِ شامی کا بد کلام
آیا مقابلے کے لئے اک سیاہ فام
قاسمؑ نے ایک وار میں قصّہ کیا تمام

آئے جو تین اور بھی جنگی لباس میں
تینوں کو قتل کردیا شدّت کی پیاس میں

قاسمؑ کے وار بن گئے اللہ کا غضب
بیٹوں کا قتل ۔ باپ کے انجام کا سبب
ایسا ہُنر دکھایا کہ حیراں ہیں سب کے سب
یہ مُبتدا ۔ خبر کی خبر دے رہا ہے اب

ظالم کے گرد ۔ موت کا اُسکی حصار ہے
اب تو حسنؑ کے شیر کا ازرق شکار ہے

www.emarsiya.com

چاروں ہوئے جو قتل تو اک تہلکہ مچا
"عشقِ نبرد پیشہ طلبگارِ مرد تھا"
اب پھر حسنؑ کا لال مبارز طلب ہوا
لیکن جری کے سامنے نامرد آگیا

گو پہلواں تھا ۔ آتے ہی اُس کا چلن گیا
نظریں لڑیں جو شیر سے رُوباہ بن گیا

چہرے پہ خال خال تھے بانیٔ شر کے داغ
تھے آشکار سینے پہ اہلِ سَقر کے داغ
اُسکی سپر کے پھول بنے تھے سپر کے داغ
چار آئینے میں صاف تھے چاروں پسر کے داغ

جس میں بھرا ہوا تھا تکبُر ۔ وہ فرق تھا
سر تا قدم حدید کے دریا میں غرق تھا

کہتا تھا وہ کہ حیف ہے لختِ جگر گئے
میں دیکھتا ہی رہ گیا وہ خوں میں بھر گئے
تاریک اب جہان ہے نورِ نظر گئے
بچے سے لڑکے چاروں مرے لڑکے مر گئے

قاسمؑ یہ بولے بکتا ہے کیا ۔ کارزار کر
چاروں کو اپنے بھول جا ۔ اب آنکھیں چار کر

پہچان لے مجھے کہ میں پوتا ولی کا ہوں
اور ورثہ دار ۔ دبدبۂ حیدری کا ہوں
اک نونہال ۔ گلشنِ آلِ نبیؐ کا ہوں
مرحب کا تُو بدل ہے ۔ میں ثانی علیؑ کا ہوں

جعفرؑ کا قلب جان لے ۔ جانِ ولی سمجھ
اے ناشناس آج مجھے تُو ۔ علیؑ سمجھ

کہتے ہیں مجھکو ابنِ حسنؑ ۔ خوش لقب ہوں میں
انداز میں علیؑ کے مبارز طلب ہوں میں
اجداد ۔ باوقار ہیں ۔ فخرِ حَسَب ہوں میں
بٹا ہے تیری ذات میں عالی نَسَب ہوں میں

اک سبز پھول ۔ نصرتِ شہؑ کے چمن کا ہوں
قاسمؑ ہے میرا نام ۔ میں بیٹا حسنؑ کا ہوں

www.emarsiya.com

پیاسا تو ہوں۔ پہ آبِ قناعت سے سیر ہوں
تجھ سے فنونِ جنگ میں ہرگز نہ زیر ہوں
پہلو میں دل علیؑ کا ہے۔ ایسا دلیر ہوں
شیرِ خدا جو تھے میں اُنہی کا تو شیر ہوں

پچتائے گا تُو میری شجاعت کو چھیڑ کر
رکھ دونگا ایک ضرب میں ٹانکے اُدھیڑ کر

کیا دیکھتا ہے شکل مری اب ہُنر دکھا
مہمیز کر فرس کو نہ کردے چراغ پا
تلوار کھینچ۔ ڈھال کو لے۔ اور قدم بڑھا
میداں کا گر ہے مرد تو مردانگی بتا

یہ کہکے دیکھا غیظ سے شبرؑ کے ماہ نے
قوت کو پہلوان کی تولا نگاہ نے

ازرق نے وار بھالے کا پہلے پہل کیا
دیوانہ وار غیظ میں آکر وہ پل پڑا
قاسمؑ کی تیغ چل گئی۔ نیزے کا پھل کٹا
تلور سے یہ دوسرا حملہ تھا شوم کا

ظالم نے وار کردیا تیغہ سنبھال کے
ہنسکر جواب دیدیا پھولوں نے ڈھال کے

حیراں زمینِ شعر ہے میرے بیان پر
نظریں جمی ہیں فتح کے روشن نشان پر
زورِ سخن کا اب ہے دماغ آسمان پر
نظروں میں رن ہے۔ نادِعلیؑ ہے زبان پر

میرے قلم میں زور ہو حق کے ولی مدد
لکھتا ہوں جنگ کا میں بیاں یاعلیؑ مدد

قاسمؑ نے اب یہ ازرقِ بد اصل سے کہا
بس ایک داؤں ہی میں بھرم کُھل گیا ترا
تیغوں کی اتنی رَدّ و بدل ہی میں تھک گیا
کیا بغلیں جھانکتا ہے ہُنر تیرا کیا ہوا

ذلت کے فقرے تیر کی صورت میں دھنستے ہیں
اب پھول تیری ڈھال کے خود تجھ پہ ہنستے ہیں

www.emarsiya.com

ہے تیری چوبِ نیزہ سے خود اُس کا پھل جدا
بُزدل ہی لوہا مانیں گے کچھ تیری تیغ کا
چار آئینہ ہے تیری حماقت کا آئینا
ترکش میں تیرے تیر نہیں کوئی بے خطا

یہ تو بتا ۔ کہ کس لئے لرزہ ہوا تجھے
اوسان کیوں خطا ہوئے کیا ہوگیا تجھے

ٹوٹا طلسمِ جنگ ترے جوڑ توڑ سے
وہ پہلوانی کیا ہوی وہ داؤں کیا ہوئے
کیوں جلد سرد ہوگیا گرمئی جنگ سے
گھوڑے کا تنگ کُھل گیا جوہر نہیں کھلے

کُھل جاؤنگا تو جنگ کا حلقہ کرونگا تنگ
گھوڑے کا تنگ کس تو لے عرصہ کرونگا تنگ

بداصل ۔ تجھ میں کچھ بھی نہیں ہے حیا کی بُو
مطلق نہیں ٹھکانے کی اب تیری گفتگو
مانا کہ قتل بیٹے ہوئے تیرے رُوبرو
دوزخ کو بھر کے آیا ہے بھوکا نہیں ہے تُو

چھوٹے چچا کی رزم کے کیسے ہیں ڈھنگ دیکھ
ہاں ۔ دیکھ تین روز کے پیاسے کی جنگ دیکھ

گھوڑے پہ بیٹھنا بھی تجھے سخت شاق ہے
وہ جوش جنگ کا ہے نہ وہ طمطراق ہے
دَم پُھولتا ہے اب تری طاقت تو طاق ہے
شیرِ خدا کے شیر سے لڑنا مذاق ہے ؟؟

آیا مقابلے کو بنِ سبز پوش کے
کیوں لال پیلا ہوتا ہے ناخن لے ہوش کے

سُن کر بیانِ ابنِ حسنؑ بولا فیلِ مست
ہوں پہلوان ۔ میں تمہیں کردونگا زیردست
قاسمؑ یہ بولے کھا نہیں سکتا ہوں میں شکَست
''دشمن اگر قوی است نگہباں قوی تر است''

بولے گا رن کہ ڈھنگ یہ حق کے ولی کا ہے
اب ضرب ہی کہے گی کہ پوتا علیؑ کا ہے

www.emarsiya.com

قاسمؑ کی تیغ چمکی ہوا رُخ شقی کا فق
شمشیر یہ سکھاتی رہی جنگ کا سبق
جھنکار ۔ اس حُسام کی پہنچی طبق طبق
پھولی جو سانس ہوگیا ازرق عرق عرق

بیٹا حسنؑ کا رنگِ وَغا بھانپنے لگا
دو ہاتھ ہی میں فربہ بدن ہانپنے لگا

قاسمؑ تھے محوِ جنگ باندازِ بوترابؑ
اُس پہلوانِ شوم میں باقی رہی نہ تاب
پانچوں حواس جمع نہ تھے تھا یہ انقلاب
یوں زندگی کا ختم کیا تیغ نے حساب

تفریقِ روح و جسم کی تفہیم ہوگیا
ازرق تو ایک ضرب میں تقسیم ہوگیا

یہ جنگ تابہ حشر جہاں کو رہے گی یاد
قاسمؑ کو اپنے وار پہ کامل تھا اعتماد
ایسی تھی ضرب ۔ دی ملک الموت نے بھی داد
گھوڑے پہ لاش بن گیا وہ بانیٔ فساد

پیاسے کی ضرب کھاتے ہی سُوئے سَقر گیا
تَن کو سلام کرتے ہوئے سَر اُتر گیا

ہر سمت تھی یزید کے لشکر میں کھلبلی
باقی فضا میں رہ گئی جھنکار تیغ کی
دیتی تھی داد وار کی خود جراٴتِ علیؑ
چھٹتے ہی گرد ۔ لاش ۔ عدو کی نظر پڑی

ازرق ہوا جو قتل تو میداں میں غُل ہوا
رن میں چراغ ۔ شام کے لشکر کا گُل ہوا

عباسؑ بولے خوب کیا وار ۔ مرحبا
تُو شیر دل ہے اور ہے پوتا بھی شیر کا
قاسمؑ یہ بولے ۔ تھی یہ بزرگوں کی بس دُعا
عَمو ۔ لڑائی کچھ نہیں ہاتھوں کا کھیل تھا

مُنہ چڑھ رہا تھا پیکرِ نخوت ۔ جھڑک دیا
شعلہ تھا۔ جس پہ تیغ کا پانی چھڑک دیا

www.emarsiya.com

تیغِ جری کا آئینہ شفاف ہوگیا
خوں چاٹنا جو داخلِ اوصاف ہوگیا
ہالا ۔ لہو کی دھار کا اطراف ہوگیا
ازرق کا خون پیتے ہی مُنہ صاف ہوگیا

یہ قتل ۔ ذوالفقارِ علیؑ کا حوالہ تھا
ازرق کا سَر ۔ تو تیغ کے مُنہ کا نوالہ تھا

ازرق ہوا جو قتل تو ہنگامہ ہوگیا
ڈرتے ہو ایک طفل سے یہ تم کو کیا ہوا
لشکر کو ابنِ سعد نے للکار کر کہا
سب مل کے کردو خاتمہ شبرؑ کے لال کا

حملہ کیا یہ سُن کے یزیدی سپاہ نے
تیغِ ہلالی چوم لی شبرؑ کے ماہ نے

قاسمؑ کے دل کا عزم تھی عباسؑ کی اُمنگ
قاسمؑ کا رن میں ڈھنگ تھا عباسؑ ہی کا ڈھنگ
قاسمؑ کے رُخ کا رنگ تھا عباسؑ ہی کا رنگ
قاسمؑ کی کارزار تھی عباسؑ ہی کی جنگ

تلوار کو لگا تھا مزہ ۔ خوں کی چاٹ تھی
عباسؑ کی منجھی ہوی ضربوں کی کاٹ تھی

قاسمؑ کی تیغ رحم نہ کھاتی تھی اک ذرا
بڑھ بڑھ کے رن میں کاٹتی تھی فوج کا پَرا
جس نے جواب تیغ زنوں کو دیا کھرا
یہ سُرخرو تھی اور ہر اک زخم تھا ہَرا

ہوتی تھی سر بلند سواروں کو کاٹ کے
اپنا مزہ چکھاتی تھی خوں چاٹ چاٹ کے

سَن سَن صدائے تیغِ جری تھی دمِ جدال
بڑھ بڑھ کے کررہا تھا جو حملے حسنؑ کا لال
تَن تَن کے وار کرتا رہا صاحبِ جلال
ڈرڈر کے رن سے بھاگتے جاتے تھے بدخصال

ہر مرد ۔ فوجِ شام کا فرّار ہوگیا
پوتا علیؑ کا حیدرِؑ کرّار ہوگیا

www.emarsiya.com

اعدا کی جان لیتی ہے شبرؑ کی جاں کی تیغ
ہے مثلِ ذوالفقار ۔ علیؑ کے نشاں کی تیغ
کھلتی ہے رن میں خوب شگفتہ بیاں کی تیغ
اب دانت کھٹے کرتی ہے شیریں زباں کی تیغ

بسمل کو اُس کے خوں کا مزہ یہ چکھاتی ہے
پیاسی لہو کی ۔ آب یہ اپنا پلاتی ہے

چمکی جو میمنے پہ تو محشر بپا ہوا
حملے سے دل دھڑکنے لگا قلبِ فوج کا
اور میسرے پہ چل کے سروں کو جدا کیا
میدان میں ہے اس کا چلن طرزِ مرتضیٰؑ

سایہ فگن ہے تیغِ علیؑ نیک وقت میں
چالیس جا پہ جاتی ہے یہ ایک وقت میں

قاسمؑ ۔ علیؑ کی طرح سے کرتے ہیں کارزار
دو سامنے جو آگئے فوراً ہوئے وہ چار
پیدل پہ گرتے جاتے ہیں میان میں سوار
غازی کی تیغ بن گئی میداں میں ذوالفقار

کیا انتشارِ لشکرِ اہلِ فساد ہے
رن بولنے لگا کہ علیؑ کا جہاد ہے

عباسؑ کا جلال ہے تیور دلیر کے
برھتا ہے غازی رن میں صفوں کو بکھیر کے
اعدا کو موت لاتی ہے میداں میں گھیر کے
گھونگٹ سپاہ کھاتی ہے حملے سے شیر کے

دریا کی فوج دیکھ کے یہ رزم ۔ دنگ ہے
زَہرے ہیں آب ۔ تشنہ دہاں کی یہ جنگ ہے

روکیں جو وار ۔ ڈھالوں میں اتنا نہیں ہے دم
ناوک کی طرح سید ہے ہوئے ہیں کماں کے خم
ہیبت سے مُنہ چھپائے ہوئے رن میں ہے جَھلم
گرتے ہی گرز شق ہوئے نیزے ہوئے قلم

دستانے ہاتھ مَلتے ہیں آفت جو آئی ہے
چار آئینے ہیں دنگ کہ کیسی لڑائی ہے

www.emarsiya.com

لڑتے ہوئے یہ کہتا تھا شبرؑ کا گلعذار
اب رن میں کس شمار میں ہے فوجوں کی قطار
میں شیر ہوں کرونگا نہ کس طرح سے شکار
عباسؑ کا یہ ہاتھ ہے اور یہ علیؑ کا وار

اَجداد کے لہو کا اثر دیکھو ۔ بُزدلو
دادا کے اور چچا کے ہُنر دیکھو ۔ بُزدلو

گرتی تھیں اب صفوں پہ صفیں ازدحام میں
بسمل بھی تھے چراغِ سحر ۔ فوجِ شام میں
ایسا خلل پڑا تھا دماغی نظام میں
ترکش میں تیغ رکھتے تھے ۔ ناوک نیام میں

تھا رن میں فوجِ شام کے وردِ زباں ۔ اماں
چلّاتے تھے کمانوں کے چلّے ۔ اماں اماں

وہ تیزیٔ نبرد میں قاسمؑ کی تیغِ تیز
وہ کربلا میں خون کا محشر ۔ دمِ ستیز
وہ بزدلوں کی جنگ کے میدان سے گُریز
وہ پیدلوں کی دَوڑ ۔ وہ گھوڑوں کی جَست وخیز

پوشیدہ گرد ۔ رن میں تھی اور آشکار بھی
شامل ۔ غُبار میں تھا دلوں کا غُبار بھی

کہتا تھا فوجِ شام سے یہ مجتبیٰؑ کا لال
ایسا لہو بہاؤنگا ۔ ہوگی زمین لال
دُنیا میں یادگار رہے گی مری جدال
رکھتا ہوں میں بفضلِ خدا حیدری جلال

قوت کو میری دشمنِ اسلام ۔ مان لو
دادا ۔ کِنندۂ درِ خیبر ہیں ۔ جان لو

ابنِ حسنؑ کے فوج پہ حملے ہیں بار بار
روحیں نکل کے ہونے لگیں تیغ پر نثار
باگیں پھراکے گھوڑوں کی بھاگے ستم شعار
مُستغنئِ اُلبیان ہے قاسمؑ کی کارزار

اندازِ مرتضیٰؑ سے صفوں کی صفائی ہے
یہ دَورِ کم سِنیٔ علیؑ کی لڑائی ہے

www.emarsiya.com

غازی تھا ایک اور ہزاروں تھے بد خصال
زخموں سے بہہ رہا تھا لہو ۔ ہوگیا نڈھال
اب آگیا سپاہ کے حلقے میں نونہال
چہرے سے بیکسی میں بھی ظاہر ہوا جلال

کتنے پڑے تھے چاک جری کے لباس میں
پھل برچھیوں کے کھاتا ہے شدّت کی پیاس میں

تھا تشنہ لب کو تیروں کی بارش کا سامنا
شبرؑ کا چاند فوج کے بادل میں چھپ گیا
تیغوں کی بجلیوں کی چمک تھی ہر ایک جا
رن میں حسنؑ کے لال کا ہر زخم تھا ہرا

تھا دیکھنے میں حشرِ بصارت، حسنؑ کا لال
تھا اک بہارِ باغِ شہادت حسنؑ کا لال

گھیرے ہوئے غریب کو سب نابکار تھے
تارِ شعاعِ مہر ہی سہرے کے تار تھے
ارمان ماں کے ذہن میں رُخ پر نثار تھے
شبرؑ کا نونہال تھا زخموں کے ہار تھے

سب پھول سا بدن تھا لہو میں بھرا ہوا
شبرؑ کا نورِعین تھا دولھا بنا ہوا

آخر فرس سے کھا کے شقی کا تبر ۔ گرا
ہاتف نے دی صدا کہ حسنؑ کا پسر گرا
بولا فلک زمین پہ رشکِ قمر گرا
شبرؑ کا جلتی ریت پہ لختِ جگر گرا

سرورؑ کو دی صدا ۔ کہ مدد چاہئے چچا
میں گر گیا ہوں آیئے اب آیئے چچا

سُنکر صدا یہ رن کو چلے شاہِؑ دیں پناہ
قاسمؑ کدھر گرے ہو ۔ نہیں سُوجھتی ہے راہ
فرماتے تھے کہ بھائی کا گلشن ہوا تباہ
کہتے تھے دل کو تھامے ہوئے آپ آہ آہ

دل میں تھا اضطراب بھتیجے کے درد سے
گرمئی غم کچھ اور بڑھی آہِ سرد سے

www.emarsiya.com

قبضے پہ ہاتھ تیغ کے ۔ لشکر پہ تھی نظر | تھے ساتھ شہؑ کے اکبرؑ و عباسِؑ نامور
لشکر پہ حملہ ور جو ہوئے تینوں شیرِ نر | ہیبت سے فوجِ شام ۔ ادھر سے ہوی اُدھر

زخمی تھا جسم ۔ اور بھی پامال ہوگیا
اب نورِ چشمِ سبز قبا ۔ لال ہوگیا

وہ شہؑ کے ڈر سے واپسئ فوجِ نابکار | وہ اپنے مرکبوں کو بھاگتے ہوئے سوار
قاسمؑ کا دَم لبوں پہ وہ ہنگامِ احتضار | وہ دست و پا کا گھوڑوں کی ٹاپوں سے انتشار

زخمی کیا ہے قبر میں قلبِ رسولؐ کو
روندا عدو نے باغِ شہادت کے پھول کو

پہنچے بھاگ کے فوج ۔ جو لاشے پہ شاہِؑ دیں | دَم توڑتا تھا خاک پہ شبرؑ کا مہ جبیں
آلودہ سر کے خون میں تھا چہرۂ حسیں | اور ہو چکے تھے چاک ۔ گریبان و آستیں

گیسو تھے سر کے زخم سے گویا دُھلے ہوئے
آنکھیں تھیں بند زخموں کے مُنہ تھے کُھلے ہوئے

بیکس کو اب مدد کی طلب تھی حسینیو | زردئ رُخ ۔ تعب کے سبب تھی حسینیو
حالت بنِ حسنؑ کی عجب تھی حسینیو | قاسمؑ کی لاش ۔ لاش ہی کب تھی حسینیو

لختِ دلِ حسنؑ سے سراپا بنا دیا
اعضا کو شہؑ نے جوڑ کے لاشا بنا دیا

آیا نظر جو شاہؑ کو شبرؑ کا مہ لقا | اک آہِ سرد بھر کے کہا وا مصیبتا
فرمایا میرے لال ترا حال کیا ہوا | پامال حیف تُو ہوا پہنچا نہیں چچا

قاسمؑ نے خلد کو جو نظر میں بسا لیا
آکر عَروسِ مرگ نے گھونگٹ اُٹھا لیا

www.emarsiya.com

شہؑ نے بچھا دی اپنی عبا جلتی ریت پر
اور اُس میں رکھا لاشۂ قاسمؑ سنبھال کر
بولے کہ جلد کر گئے دُنیا سے تم سفر
ماں کس طرح سے دیکھے گی اب لاشۂ پسر

غم میں کہیں حیات کا رشتہ نہ کٹ پڑے
قاسمؑ ۔ تمہاری ماں کا کلیجہ نہ پھٹ پڑے

قاسمؑ کی لاش لیکے امامِؑ زماں چلے
ارمانِ اُمِ فروہؑ نے پوچھا کہاں چلے
پہلو میں قلب ہوگیا محوِ فغاں ۔ چلے
لیکر وفورِ رنج و الم کا نشاں چلے

گودی میں لاش ۔ قاسمِؑ گل پیرہن کی ہے
آغوش میں حسینؑ کے دولت حسنؑ کی ہے

خیموں کے در پہ اہلِ حرم کو ہے انتظار
آنسو رواں ہیں ۔ فطرتِ مادر ہے بے قرار
بولے یہ آکے خیمے پہ سلطانِ نامدار
زینبؑ ۔ لہو میں غرق ہے بھائی کی یادگار

گل ہیں جراحتوں کے بدن پر کھلے ہوئے
زخموں سے چُور آتے ہیں دولھا بنے ہوئے

سرورؑ نے لاشہ لا کے زمیں پر لٹا دیا
قاسمؑ کی ماں نے اپنا جگر تھام کر کہا
جاں دے کے تم نے فرض کو اپنے ادا کیا
قاسمؑ ۔ تمہارے خوں بھرے لاشے کے میں فدا

مانا کہ موت ۔ کشتیٔ ارماں ڈبو گئی
میں سُرخرو تو فاطمہؑ زہرا سے ہوگئی

یا مرتضیٰؑ نثار ہے باقرؔ یہ آپ پر
عاصی تو ہے مُحب ہے شہا آپ کا مگر
ابنِ حسنؑ کا واسطہ اے شاہِ بحر و بر
ہوجائے اس غلام پہ اک لطف کی نظر

مشکل کشائے مشکلِ ہر دو جہاں ہیں آپ
یابوترابؑ ۔ قاسمِ نار و جناں ہیں آپ

www.emarsiya.com